Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 03,
April – June 2024

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

کریمان حمزہ کی سیرت نگاری کا تنقیدی جائزہ

Karima Hamza's Seerah Writing; A critical review

Dr. Muhammad Zubair Sheikh
Lecturer Islamiat, Government Associate College Jahanian, Pakistan
Professor (retired) Dr. Muhammad Idrees Lodhi
Former Chairman of Department of Islamic Studies and former Director Seerat Chair, Bahauddin Zakariya University Multan, Pakistan

Version of Record
Received: 10-April-24 **Accepted**: 16-May-24
Online/Print: 25- Jun -2024

ABSTRACT
The biography of the Prophet ﷺ is a topic on which a lot has been written from the first century of Hijra until today, a lot is being written and a lot will be written. This title has religious, academic, historical and contemporary utility, so Muslim scholars have written on this topic in every era. Men as well as women have moved their pen to express their devotion and love. From ancient to modern times, women have contributed to writing on this subject. Although their number is less as compared to men, but in modern times this number is increasing. Apart from regular books, theses at M.A., M. Phil and Ph. D level are being written in various public and private universities. In this regard, Arabic and English languages come after Urdu. A prominent name among women Sirah writers in Arabic is Kariman Hamza from Egypt (died: 2023). She has written one book on Sirat Al-Nabi for children. In this article a critical review of his Sirah wirting is being presented. In the beginning, the personal details of the author are described. Then the introduction of the books compiled on Sirat Al-Nabi is listed and after that the style of his Sirah writing and the subtle points found in it are listed. Finally, the Conclusions and recommendations of the research are described.

Keywords: *Sirat Al- Nabi, Sirah Writing, Women Sirah Writer, Kariman Hamza*

CC BY

تعارف موضوع

سیرت النبی ﷺ ایک ایسا عنوان ہے کہ جس پر پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، بہت کچھ لکھا جا رہا ہے اور بہت کچھ لکھا جائے گا۔ یہ عنوان دینی، علمی، تاریخی اور عصری افادیت کا حامل ہے، اس لیے ہر دور میں مسلمانوں نے اس موضوع پر لکھا ہے۔ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی اپنی عقیدت و محبت کے اظہار میں قلم کو حرکت دی ہے۔ قدیم سے جدید دور تک اس موضوع پر لکھنے میں خواتین اپنا حصہ ملا رہی ہیں۔ اگرچہ ان کی تعداد مردوں کے مقابلہ میں کم ہے لیکن جدید دور میں اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مستقل کتابوں کے علاوہ مختلف سرکاری اور نجی جامعات میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح کے مقالہ جات لکھے جا رہے ہیں۔ اس حوالے سے اردو زبان کے بعد عربی اور انگریزی زبان کا نمبر آتا ہے۔ عربی میں سیرت نگاری کرنے والی خواتین میں ایک نمایاں نام نامور مصری مفسر قرآن کریمان حمزہ (وفات: 2023ء) کا ہے۔ انہوں نے سیرت پر ایک کتاب بنام "سيد الخلق" تصنیف کی ہے جو بالکل عام فہم ہے اور آسان عربی زبان میں بچوں کو رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے متعارف کروانے کے لیے ان کی کامیاب کاوش کہی جا سکتی ہے۔

کتاب کا مختصر تعارف

یہ کتاب کریمان حمزہ مصریہ (وفات: 2023ء) نے لکھی ہے جو کہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اسے **دار الشروق، القاهرة** نے شائع کیا ہے۔ اس کی پہلی اشاعت سنہ 1416ھ بمطابق 1995ء میں ہوئی۔ راقم کو تلاش بسیار کے باوجود اس کی صرف تین جلدیں (پہلی، دوسری، چوتھی) دستیاب ہو سکیں۔ پہلی جلد 107 صفحات، دوسری جلد 107 صفحات اور چوتھی جلد 117 صفحات پر مشتمل ہے۔

مؤلفہ کا تعارف

کریمان حمزہ مصری ٹیلی ویژن کا ایک معتبر نام ہیں جنہوں نے 1970ء سے 1999ء تک مصر کے عوام کے لیے ٹی وی پر مختلف دینی پروگرام پیش کیے۔ آپ کا مکمل نام کریمان حمزہ بنت ڈاکٹر عبد اللطیف حمزہ بن ڈاکٹر محمود حمزہ ہے۔ والدہ کا نام وجیہہ ہانم شاکر شکری تھا۔ آپ کا تعلق ایک ایسے خاندان سے تھا جس کے افراد میڈیا سے وابستہ تھے۔ آپ کے والد ڈاکٹر عبد اللطیف حمزہ جامعہ قاہرہ میں کلیہ صحافت کے بانی تھے۔ آپ کی بہن جیلان حمزہ بھی میڈیا سے وابستہ تھیں۔ چھوٹی بہن کا نام وجدان حمزہ تھا۔ جو کہ بہت اچھی گرافک ڈیزائنر تھی۔

ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد پندرہ سال کی عمر میں لواء محمود ریاض سے آپ کی شادی ہوگئی۔ آپ کے شوہر مصری فوجی کے افسر تھے۔ شادی کے بعد آپ نے جامعہ قاہرہ کے شعبہ صحافت میں داخلہ لیا۔ اور 1969ء میں فارغ التحصیل ہوگئیں۔ دورانِ تعلیم آپ نے "مجلہ حواء" میں لکھنا شروع کیا۔ فراغت کے بعد آپ نے اپنا مجلہ "**الثقافة الجديدة**" کے نام سے جاری کیا۔ اس کے بعد آپ مصری ٹیلی ویژن سے وابستہ ہوگئیں اور بچوں کے لیے مختلف دینی پروگرام مرتب کرکے انہیں آن ایئر کیا۔ اس سلسلہ میں آپ کا مشہور پروگرام "قرآن ربی" تھا جس کی تین سو اقساط آن ایئر ہوئیں۔

علاوہ ازیں آپ نے دینی میدان میں کارہائے نمایاں دکھانے والی شخصیات کے انٹرویوز بھی نشر کیے۔ اس پروگرام کا نام "**هدى الله**" تھا۔ آپ ان شخصیات کا انٹرویو کرنے کے لیے خود ان کے گھر جایا کرتی تھیں اور انٹرویو سے پہلے ان کی تصنیفات و تالیفات کا بھرپور مطالعہ کرکے جاتی تھیں تاکہ ان علماء اور فقہاء کے افکار سے واقف ہوسکیں۔ مثال کے طور پر شیخ محمد الغزالی وغیرہ جیسی شخصیات کو پہلی مرتبہ آپ نے ہی چھوٹی سکرین پر عوام کے سامنے پیش کیا۔

آپ مصر کی پہلی باحجاب خاتون تھیں جس نے ٹی وی پر انیس سو ستر کی دہائی میں اپنے پروگرام پیش کیے اور انہیں ناظرین کا ایک وسیع حلقہ میسر آیا۔ آپ کے تیس سالہ کیریئر میں تقریباً 11 مرتبہ آپ کو اپنی دینی وضع قطع اور دینی پروگراموں کو نشر کرنے کی وجہ سے پابندی کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آپ نے ان مشکل حالات میں کبھی صبر واستقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اپنے اس مشن سے وابستہ رہیں کہ مصری عوام کے سامنے اسلامی تعلیمات کو سہل انداز میں پیش کرنا ہے اور انہیں ان کے دینی پس منظر سے جوڑے رکھنا ہے کیونکہ ان کے خیال میں اسی میں مصری عوام کی فلاح و بہبود کا نسخہ پوشیدہ تھا۔

نوجوانوں تک قرآنی تعلیمات پہنچانے کے لیے تفسیرِ قرآن کا ایک پروگرام بھی انہوں نے نشر کیا جس کا نام: "**الواضح في تفسير القرآن للشبيبة**" تھا۔ ٹی وی پر آپ نے جو پروگرام پیش کیے، ان میں "**قرآن ربي**"، "**الرضا والنور**"، "**بالحق أنزلناه وبالحق نزل**"، "**كلمة طيبة**"، "**إنه لقرآن مجيد**" شامل ہیں۔

ٹی وی پروگراموں کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے قلم کو بھی متحرک رکھا اور بہت سی کتابیں آپ کے قلم سے منصہ شہود پر آئیں۔ جن میں "**لله يازمري**"، "**نيجاروالغابة**"، "**تزوجت مجرما**"، "**سيد الخلق ﷺ**" (پانچ جلدیں)، "**أناقة وحشمة**" (چار جلدیں)، "**رحلتي من السفور للحجاب**"، "**رفقا بالقوارير**"، "**خمسون حلاً لخمسين مشكلة**"، "**الإسلام والطفل**"، "**علي بن أبي طالب الفارس الفقيه العابد**"، "**أبو ذر الغفاري حبيب الفقراء**"، "**تفسير القرآن الكريم للشبيبة والشابات**" (تین جلدیں) شامل ہیں۔

آپ زینب الغزالی کی معاون ومددگار ساتھیوں میں سے تھیں۔ 11 ستمبر 2012ء کو ان کی بیماری کی خبر میڈیا پر آئی تھی۔ اس کے بعد ان کے احوال کے حوالہ سے کوئی خبر نہیں ملی۔ (1) آپ ایک طویل عرصہ میڈیا کی نظروں سے اوجھل رہ کر 31 دسمبر 2023ء کو 82 سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جاملیں۔ (2)

کتاب کا تعارف

"سید الخلق ﷺ" سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی 5 جلدوں پر مشتمل کتاب ہے جسے کریمان حمزہ نے تالیف کیا ہے۔ مؤلفہ نے یہ کتاب 12 سے 18 کے بچوں اور نوجوانوں کے لیے مرتب کی ہے۔ اس میں واقعاتِ سیرت کی تصوراتی تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں جو صلاح بیصار نے بنائی ہیں۔ لیپزگ فاؤنڈیشن، فرینکفرٹ، جرمنی کی طرف سے اس کتاب کو دنیا کی بہترین کتاب کا ایوارڈ ملا ہے۔ (3)

مقصدِ تالیف

فاضلہ مؤلفہ کریمان حمزہ نے یہ کتاب نسلِ نو کو اسوہ رسول اکرم ﷺ سے روشناس کرانے کے لیے لکھی ہے۔ وہ یہ چاہتی ہیں کہ اس کتاب کو پڑھ کر نوجوان نسل اسوہ حسنہ کی روشنی میں اپنے معاملاتِ زندگی کو بہتر انداز میں چلا سکیں۔ مؤلفہ لکھتی ہیں:

> "میں نے واقعاتِ سیرت کے بیان میں حتیٰ الامکان کوشش کی ہے کہ بڑے معاملات میں رسول اللہ ﷺ کے طرزِ عمل پر رُک کر توجہ دلائی ہے تاکہ قارئین کو معلوم ہوسکے کہ اللہ تعالیٰ سے، تمام لوگوں سے اور چیزوں سے کس طرح کا برتاؤ شریعت کو مطلوب ہے۔۔۔ میری یہ کوشش رہی ہے کہ میں اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے مختلف لوگوں سے طرز ہائے عمل کو واضح کرسکوں تاکہ نسلِ نو اس سے یہ سبق سیکھے کہ دوستوں، دشمنوں، چھوٹوں، بڑوں، مردوں، عورتوں، مریضوں، قیدیوں، نافرمانوں اور گمراہوں سے کس طرح پیش آنا ہے۔۔۔ اس کتاب کو لکھنے کا ایک مقصد محمد ﷺ کی شخصیت کے اس پہلو کی طرف توجہ دلانا ہے کہ آپ ﷺ زمین پر چلتے پھرتے قرآن تھے اور امن وسلامتی اور خیر ومحبت کا زندہ نمونہ تھے۔ میرا یہ بھی مقصد تھا کہ میں کسی بھی طرح سے، چاہے کوئی چھوٹا سا رسالہ ہی کیوں نہ ہو، امت کے ذہین افراد تک یہ جذبہ منتقل کردوں کہ وہ اپنی خواہشات کو آسمانی وحی کے تابع کردیں۔۔۔ میں یہ بھی چاہتی تھی کہ اس نسل کی تربیت کے لیے کچھ لکھوں جسے اللہ تعالیٰ نے علمی اعتبار سے خلافتِ ارضی کے لیے چنا ہوا ہے۔" (4)

اندازِ تالیف

فاضلہ کریمان حمزہ نے واقعاتِ سیرت کے بیان میں اپنے ابلاغی مطالعات اور تجربات کی بنا پر تعلیقات و تبصرہ جات کیے ہیں۔ پوری کتاب میں فاضلہ مؤلفہ کی یہ کوشش نظر آتی ہے کہ سیرت کو اس انداز سے بیان کیا جائے کہ نئی نسل حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ کو پوری دنیا کے لیے رول ماڈل تسلیم کرلے۔ مؤلفہ نے کتاب کی زبان بہت سادہ اور آسان رکھی ہے۔ عبارت بہت سہل ہے اور بچوں کی نفسیات کو سامنے رکھ کر اس کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔ مؤلفہ لکھتی ہیں:

> ”میں نے اطفال ونوجوانانِ ملت کے لیے یہ کتاب لکھتے ہوئے عصر حاضر میں بولی جانے والی زبان استعمال کی ہے اور اس کے ساتھ وہ تمام تر اسالیب اختیار کیے ہیں جو قارئین کو اپنی طرف کھینچیں۔ اس مقصد کے لیے تصاویر اور خاکے بنائے گئے ہیں، کیونکہ آج کی نسل ٹی وی اور ویڈیو سے بہت مانوس ہے۔۔ بہر حال ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ انبیاء کرام، ملائکہ عظام، عشرہ مبشرہ اور اہل بیتِ نبوی کے خاکہ جات سے گریز کیا جائے۔“(5)

ترتیب کتاب

”سید الخلق ﷺ“ پانچ جلدوں پر مشتمل کتاب ہے۔ پہلی جلد کے آغاز میں ڈاکٹر احمد شلبی، استاد تاریخ اسلام وثقافت اسلامیہ، کلیہ دار العلوم، جامعہ قاہرہ کے قلم سے مقدمہ ہے۔ اس کے بعد مؤلفہ نے کتاب کا مقصدِ تالیف اور اندازِ تالیف ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد کتاب کا آغاز ہوتا ہے۔ بقیہ جلدوں کے آغاز میں کوئی مقدمہ یا پیش لفظ موجود نہیں ہے، بلکہ براہ راست مضامینِ سیرت سے ان جلدوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ کتاب کا باقاعدہ آغاز رسول اللہ ﷺ کے دادا عبد المطلب کے حالاتِ زندگی سے کیا گیا ہے۔ جبکہ آخر میں حجۃ الوداع اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کا ذکر ہے۔

مضامینِ کتاب

فاضلہ مؤلفہ نے یہ کتاب پانچ چھوٹی چھوٹی جلدوں میں تحریر کی ہے تاکہ بچوں اور نوجوانوں کے لیے اسے خریدنا، پڑھنا اور سمجھنا آسان ہو جائے۔ کتاب کو مختلف چھوٹے چھوٹے عناوین میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ذیل میں مضامینِ کتاب مع صفحہ نمبر درج کیے جارہے ہیں۔

جلد اول

پہلی جلد 107 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں رسول اللہ ﷺ کے اعلانِ نبوت سے پہلے کی چالیس سالہ زندگی کو بیان کیا گیا ہے۔ اس جلد کا عنوان ہے: ”رسول اللہ ﷺ کا بچپن اور لڑکپن“ اس جلد کے مضامین حسبِ ذیل ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے دادا عبد المطلب، ص: 10-19، ذبیح، ص: 20-27، ولادت باسعادت اور بچپن، ص: 28-33، ولادتِ نبوی، ص: 34-40، حلیمہ سعدیہ، ص: 41-45، صحرا میں، ص: 46-49، شیماء، ص: 50-51، واقعہ شق صدر،

ص: 52-59، بی بی آمنہ کی وفات، ص: 60-67، محمد ﷺ اپنے دادا عبد المطلب کے سایہ عاطفت میں، ص: 68-70،ان تمام اسباب کے لیے، ص: 71، محمد ﷺ اپنے چچا کی کفالت میں، ص: 72-79، پہلی مزدوری، ص: 80-87، حرب فِجار، ص: 88-89، حلف الفضول، ص: 90-93، محمد ﷺ کی شادی، ص: 94-104، آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی 105، تعمیرِ کعبہ، ص:106-107۔

جلد دوم

دوسری جلد 107 صفحات پر مشتمل ہے۔اس جلد میں آغازِ نبوت سے دس نبوی تک کے واقعات کو درج کیا گیا ہے۔اس جلد کا عنوان ہے:"آغازِ وحی اور ظہورِ اسلام"اس جلد کے مضامین درج ذیل ہیں:

وحی، ص:6-15، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام، ص:16-21،ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام، ص:22-24، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام، ص: 25-27، بلال رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام، ص: 28-30، اسلام کی خاطر بہایا جانے والا پہلا خون، ص: 31-33، دار ارقم بن ابی الارقم، ص: 34، پہلی دعوت، ص:34-37، دوسری دعوت، ص:37-41،علانیہ تبلیغ اسلام، ص: 42-48، ابو طالب کا موقف، ص: 49-52، بلال رضی اللہ عنہ، ص: 53-54، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، ص: 55-61، شاہِ حبشہ نجاشی، ص:62-63، نجاشی کا استقبال، ص:64-72، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ص:72-73، نجاشی کا قبولِ اسلام، ص: 73-74، وفدِ نجاشی، ص: 74-76، شیر خدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام، ص: 76-78، عمر رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام، ص: 78-86، تکالیف اور واقعہ اسراء: سماجی مقاطعہ، ص: 87-95، عام الحزن، ص: 96-99، بیرونِ مکہ تبلیغ اسلام: سفر طائف، ص:100-105، جنوں کی حاضری، ص:105-107۔

جلد سوم

تیسری جلد میں نبوت کے گیارہویں سال سے لے کر غزوہ بدر تک کے واقعات ذکر کیے گئے ہیں۔یہ جلد تاحال مقالہ نگار کو دستیاب نہیں ہو سکی، اس لیے اس کے صفحات کی تعداد اور مضامین تحریر نہیں کیے جا سکے۔

جلد چہارم

چوتھی جلد 117 صفحات پر مشتمل ہے۔اس جلد میں غزوہ احد سے بادشاہانِ عالم کو خطوط لکھنے تک کے واقعاتِ سیرت پر قلم اٹھایا گیا ہے۔اس جلد کا عنوان ہے:"احد، احزاب، خیبر"اس جلد کے درج ذیل مضامین ذکر کیے گئے ہیں:

غزوہ احد، ص:5-14، تین غلطیاں، ص:15-30،واقعہ افک، ص:31-36، غزوہ احزاب یا غزوہ خندق سن پانچ ہجری، ص:37-58، غزوہ بنو قریظہ، ص:58-64، جھڑپیں، ص:65-70، صلح حدیبیہ، ص:71-84، فتح(مبین)، ص:85-89، قریبی فتح یعنی غزوہ خیبر، ص:90-103، شاہانِ عالَم کے نام خطوط، ص:104-117۔

جلد پنجم

پانچویں جلد میں حیاتِ نبوی کے آخری چار سالوں کے واقعات قلمبند کیے گئے ہیں۔ راقم ابھی تک اس جلد کے حصول میں کامیاب نہیں ہوسکا، اس لیے اس کے صفحات کی تعداد اور مضامین معلوم نہیں کیے گئے۔

کتاب کی خصوصیات

اس کتاب کے ذریعہ مؤلفہ نے واقعاتِ سیرت کے بیان میں خواتین کے کردار کو بھرپور طریقہ سے پیش کیا ہے کہ کس طرح عہدِ رسالت میں خواتین کو تمام شعبہ ہائے حیات میں کام کرنے کی آزادی تھی۔ وہاں عورت کھیتوں میں کام بھی کرتی تھی، جنگ میں شرکت بھی کرتی تھی، بچوں کی تعلیم وتربیت پر توجہ بھی دیتی تھی اور اپنے گھر کے ساتھ ساتھ معاشرے میں مفید کردار ادا کرتی تھی۔ بلاشبہ اس بات کی ضرورت تھی کہ کوئی نسوانی قلم آپ ﷺ کی سیرت کے ان گوشوں کو نمایاں کرتا کہ کس طرح آپ کے زمانہ میں خدیجہ، عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہن نے جس انداز سے زندگی گزاری، اس سے عصرِ حاضر کی خواتین کو رہنمائی ملتی اور وہ عہدِ حاضر کی تحاریکِ حقوقِ نسواں جو دراصل خواتین کو ان کے عقلی، فطری اور شرعی فرائض سے دور کرنے کی تگ ودو کررہی ہیں، ان کی حقیقت سے آگاہ ہوجاتیں۔ فاضلہ مؤلفہ نے اس ضرورت کو پورا کیا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے غزوہ احد میں سیدہ ام عمارہ کے لڑائی کرنے اور سیدہ رفیدہ کے زخمیوں کی مرہم پٹی کا تذکرہ کیا ہے۔(6)

مشکول عبارت

پوری کتاب میں عربی عبارت مشکول ہے یعنی اس پر حرکات لگائی گئی ہیں تاکہ بچوں اور نوجوانوں کے لیے اسے پڑھنے میں آسانی ہو۔

مؤلفانہ اسلوب

زیر تبصرہ کتاب کا اسلوب مؤلفانہ ہے۔ اس اسلوب کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں: "مؤلفانہ اسلوب سے مراد یہ ہے کہ سیرت کے مختلف مآخذ اور کتب کو سامنے رکھ کر ایک تصنیفی انداز میں ایک مرتب، مربوط اور متکامل کتاب لکھی جاتی ہے۔"(7) فاضلہ مؤلفہ نے اسی اسلوب کے تحت یہ کتاب لکھی ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی کا اندراج

فاضلہ مؤلفہ نے قارئین کی آسانی کے لیے کتاب میں آنے والے مشکل الفاظ کے معانی اسی صفحہ پر حاشیہ میں درج کردیے ہیں۔ مثال کے طور پر عبد المطلب کو بئر زمزم کی کھدائی کے مقام کی نشاندہی کے لیے جو خواب آئے تھے، ان میں سے چھوتے خواب

میں کہا گیا تھا: «لا تنزح ولا تذم» مؤلفہ نے حاشیہ میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ "وہ کنواں کبھی خشک نہیں ہو گا۔" (8)

نزولِ وحی کے آغاز کے وقت جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تھوڑا سا گھبرا گئے تو سیدہ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے کہا: «**كلا والله لا يخزيك الله أبدا، إنك لتصل الرحم، وتقرى الضيف، وتحمل الكل، وتكسب المعدوم، وتعين على نوائب الدهر**» فاضلہ مؤلفہ نے اس عبارت میں "**تقرى الضيف**" کا معنیٰ بتایا ہے: مہمان کی عزت واکرام کرنا، "**تحمل الكل**" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم محتاج کی مدد کرتے ہیں۔ "**تكسب المعدوم**" کا معنیٰ لکھا ہے: محتاج فقیر کو عطا کرتے ہیں۔ "**تعين على نوائب الدهر**" کی یوں وضاحت کی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور ایسے کاموں میں دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ (9)

واقعاتِ سیرت کے اسباب وعلل کا بیان

زیرِ تبصرہ کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں فاضلہ مؤلفہ نے واقعاتِ سیرت کے اسباب وعلل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ مثال کے طور پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مکی دور میں اہلِ مکہ کے ظلم وستم سے تنگ آکر مکہ سے 120 میل دور طائف کا ہی رُخ کیوں کیا؟ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے مؤلفہ لکھتی ہیں کہ دراصل طائف سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدیمی روابط تھے کیونکہ آپ کی رضاعت حلیمہ سعدیہ نے دیارِ بنو سعد میں کی تھی اور یہ جگہ طائف کا حصہ تھی۔ (10) 10 نبوی میں سیدہ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی وفات کا سبب شعبِ ابی طالب میں محصوری کو قرار دیا ہے۔ (11)

تصاویر کے ذریعہ منظر کشی

زیر نظر کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں بچوں اور نوجوانوں کی دلچسپی کے لیے واقعات کی تصاویر کے ذریعہ منظر کشی کی گئی ہے اور موقع بہ موقع انہیں مواد کے ساتھ ہی بنایا گیا ہے تاکہ جب قاری ایک واقعہ پڑھے تو وہ تصویری شکل میں اس کے سامنے آجائے اور یوں وہ واقعہ اس کے ذہن نشین ہو جائے۔ پہلی جلد میں 40 اور دوسری جلد میں 37 تصاویر ہیں۔ ہر تصویر پورے صفحے کی ہے۔

لفظی منظر کشی

فاضلہ مؤلفہ نے انسانی جذبات واحساسات کو اپنے قلم سے اس طور پر تحریری شکل میں پیش کیا ہے کہ قاری خود کو اس منظر میں جذب ہوتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ مثال کے طور پر جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد گرامی عبد اللہ کی بیماری اور وفات کی خبر مکہ

پہنچی تو کس طرح اہلِ مکہ نے اس خبر پر ردِ عمل کا اظہار کیا۔(12) قاری مؤلفہ کے الفاظ میں اسے پڑھ کر اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ پاتا۔ اسی طرح سیدہ آمنہ کی وفات کا واقعہ بھی بڑے مؤثر الفاظ میں لکھا گیا ہے جسے پڑھتے ہی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں۔(13)

جغرافیہ سیرت کا بیان

کریمان حمزہ کی اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں انہوں نے بعض مقاماتِ سیرت کا جغرافیہ اور محل وقوع مختصراً مگر جامع انداز میں ذکر کیا ہے جس سے قاری کو اس واقعہ کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر غارِ حرا کا محل وقوع بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

"غارِ حرا مکہ کی شمال مشرقی جانب آبادی سے دور جبلِ حراء پر واقع ایک چھوٹا سا غار ہے جو دو گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے۔"(14)

قرآنی آیات کا حوالہ

مؤلفہ نے اپنی کتاب میں واقعاتِ سیرت کے بیان میں مناسب مواقع پر قرآنی آیات کو بھی پیش کیا ہے، جیسا کہ ولادتِ نبوی کے بیان میں جب یہ ذکر کیا کہ آپ ﷺ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہیں، تو اس موقع پر دعائے ابراہیم کے حوالہ کے طور پر سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 129 اور بشارتِ عیسیٰ کے حوالہ کے طور پر سورۃ الصف کی آیت نمبر 6 لکھی ہے۔(15)

غارِ حراء میں رسول اللہ ﷺ کے تحنث کا ذکر کرتے ہوئے مؤلفہ نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دور کے یہود و نصاریٰ کو دیکھتے تھے کہ وہ بھی راہِ راست سے ہٹے ہوئے ہیں۔ یہاں فاضلہ مؤلفہ نے سورۃ المائدہ، آیت: 62، 63 اور سورۃ التوبہ، آیت 34 کی روشنی میں اس وقت کے یہود و نصاریٰ کی حالت کے بارے میں قرآن بیان کو درج کیا ہے۔(16)

واقعاتِ سیرت کا عصری اطلاق

فاضلہ مؤلفہ لکھتی ہیں کہ ہمارے زمانے میں جو شخص کسی بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرتا ہے تو وہ اسے مناسب حق مہر نہیں دیتا، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو نجاشی نے آپ ﷺ کی طرف سے انہیں چار سو دینار بطور حق مہر دیے۔(17)

اہلِ طائف کو دعوتِ اسلام دینے کے بعد رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو مطعم بن عدی کی پناہ لے کر مکہ میں داخل ہوئے۔ جبکہ مطعم بن عدی کافر سردار تھا۔ اس پر فاضلہ مؤلفہ لکھتی ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ بوقتِ ضرورت غیر مسلم سے مدد لی جاسکتی ہے۔(18)

معاصر سیرت نگاروں سے استفادہ

فاضلہ مؤلفہ نے کتاب کی تالیف میں معاصر سیرت نگاروں کی نگارشات سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ غزوہ بنو قریظہ کے حوالہ سے مستشرقین اور غیر مسلم سیرت رسول ﷺ پر سوال اٹھاتے ہیں اور نعوذ باللہ آپ ﷺ کو بے رحم اور ظالم حکمران کے روپ میں پیش کرتے ہیں۔ فاضلہ مؤلفہ نے اس کے جواب میں اپنے معاصر امین دویدار کی کتاب "**صور من حياة الرسول**" سے اقتباس پیش کیا ہے کہ دراصل بنو قریظہ کا جرم صرف معاہدے کی خلاف ورزی ہی نہیں تھا، بلکہ انہوں نے مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپا تھا کیونکہ مسلمان ان پر اعتماد کر کے کفار کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے تھے۔۔۔ ملکی قانون کی رُو سے اس بغاوت کی سزا کیا ہوسکتی ہے؟ دین و حق اور عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق اس کی سزا اس کے علاوہ کچھ اور ہوسکتی ہے جو آپ ﷺ نے انہیں دی؟(19)

سیرت پر وارد کیے جانے والے اعتراضات کا جواب

کریمان حمزہ نے اپنی اس کتاب میں کہیں کہیں واقعاتِ سیرت کے بیان میں ان پر وارد کیے جانے والے اعتراضات کا بھی جواب تحریر کیا ہے۔ مثال کے طور پر بنو قریظہ کے یہودیوں کو قتل کرنے کے حوالہ سے کیے جانے والے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتی ہیں:

> "یہ سزا دراصل "**الجزاء من جنس العمل**" یعنی جیسی کرنی، ویسی بھرنی کے اصول کے تحت تھی۔ عقل و نقل اور شریعت و فطرت کی رو سے اس جرم کی یہی سزا بنتی ہے اور قدیم وجدید قانون بھی اس جرم کی یہی سزا سناتا ہے۔"(20)

ہجری تاریخ کے بالمقابل سن عیسوی کا اندراج

کریمان حمزہ نے اپنی کتاب میں یہ اسلوب بھی اپنایا ہے کہ جہاں سن ہجری درج کیا ہے، وہاں سن عیسوی بھی لکھا ہے تاکہ عصرِ حاضر کی نوجوان جو صرف عیسوی کیلنڈر کو جانتی ہے، انہیں واقعاتِ سیرت کی زمانہ وقوع کا بہتر طور پر علم ہوسکے۔ مثال کے طور پر غزوہ خیبر کا سن وقوع مؤلفہ نے محرم 7 ہجری بمطابق اگست 628ء لکھا ہے۔(21)

قیمتی حواشی

کتاب میں حواشی کی تعداد گنی چنی ہے، لیکن جو بھی ہیں، اہم مواقع پر ہیں اور اسلام کا روشن چہرہ انسانیت کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر نجاشی کے قبولِ اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فاضلہ مؤلفہ حاشیہ میں لکھتی ہیں:

> "اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جب اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے کوئی مسلمان ہوتا ہے تو اسے کوئی اجنبیت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ اسلام تمام انبیاء ورسل اور صحیح الہامی کتب کا نہ صرف معترف ہے، بلکہ انہیں تسلیم بھی کرتا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ انبیاء میں فرق نہ کریں۔ اسلام گزشتہ انبیاء ورسل کی رسالت اور گزشتہ الہامی کتب کے تقدس کو ختم نہیں کرتا، بلکہ ان کی تائید کرتا ہے اور اس میں خاتم الانبیاء والمرسلین کی رسالت اور قرآن کریم کے تقدس کا اضافہ کرتا ہے۔"(22)

غزوہ خیبر کے بعد جس طرح مسلمانوں نے یہودیوں کے ساتھ عدل وانصاف کے تقاضوں کے مطابق طرزِ عمل اپنایا، اور جس طرح اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے فاتحین نے اپنے اپنے ادوار میں مفتوحین کے ساتھ طرزِ عمل اپنایا، اس کا تقابل کرتے ہوئے مؤلفہ لکھتی ہیں:

> "70 ق م جب رومیوں نے یروشلیم کو فتح کیا تو انہوں نے کتب مقدسہ کو جلایا اور انہیں پیروں تلے روندا، اسی طرح جب متعصب عیسائیوں نے اندلس میں تورات اور قرآن کے نسخوں کو جلایا تھا۔"(23)

خفیف نکات

فاضلہ مؤلفہ نے اختصار اور جامعیت کے ساتھ اس کتاب کو ترتیب دیا ہے، لیکن معلومات کے اندراج میں ہر مؤلف سے کوئی نہ کوئی کمی رہ جاتی ہے، اس سے اس کی شان میں کمی نہیں آتی کیونکہ کمال تو صرف رب ذوالجلال کی ذاتِ اقدس کے لائق ہے۔ ذیل میں "سید الخلق ﷺ" کی تصنیف میں در آنے والے چند تسامحات کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

حوالہ جات کا خلا

اس کتاب میں یہ کمی بڑی شدت سے محسوس ہوتی ہے کہ مؤلفہ نے اخذِ مواد کے سلسلہ میں اپنے مصادر ومراجع کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ کسی قسم کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ بلاشبہ کتاب کا مواد مستند مآخذ سے لیا گیا ہے، لیکن حوالہ جات کی عدم موجودگی کتاب کے

حسن کو ماند کر رہی ہے۔ مؤلفہ کی طرف سے یہ عذر پیش کیا جا سکتا ہے کہ چونکہ یہ کتاب بچوں کے لیے لکھی گئی ہے، اس لیے حوالہ جات کی فراہمی غیر ضروری تھی۔ اس پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر حوالہ جات دے دیے جاتے تو بچوں میں ابتدا سے ہی تحقیقی مزاج پیدا ہو جاتا اور وہ امہاتِ کتبِ سیرت سے آشنا اور مانوس ہو جاتے۔

تفردات

فاضلہ مؤلفہ نے اپنی اس کتاب میں بعض ایسی معلومات درج کی ہیں جو امہات کتبِ سیرت میں کہیں نظر نہیں آتیں۔ انہیں مؤلفہ کا تفرد کہا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر مؤلفہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے بعد آپ ﷺ کی والدہ آپ کو دودھ نہیں پلا سکیں کیونکہ بی بی آمنہ کو اپنے شوہر کی وفات کا غم اس قدر لاحق تھا کہ ان کا دودھ خشک ہو گیا۔(24) جبکہ کتبِ سیرت میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی۔ بلکہ امام مقریزی نے اپنی کتاب "امتاع الاسماع" میں بی بی آمنہ کے سات روز تک دودھ پلانے کا تذکرہ کیا ہے۔(25) یہی بات علامہ شامی نے "سبل الہدی" میں لکھی ہے اور اسے ایک جماعت کا قول قرار دیا ہے۔(26) فاضلہ مؤلفہ نے ابو لہب کے بیٹے عتیبہ سے آپ ﷺ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی رخصتی ہو چکی تھی۔ پھر عتیبہ نے اپنی ماں ام جمیل کے کہنے پر ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔(27) جبکہ کتبِ سیرت کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ جیسا کہ محب الدین الطبری (28)، ابن کثیر (29) اور علامہ قسطلانی (30) نے لکھا ہے۔

غلط فہمی

عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ننھیال مدینہ میں تھا اور بی بی آمنہ آپ ﷺ کو مدینہ آپ ﷺ کے ننھیال سے ملانے کے لیے لے گئی تھیں۔ فاضلہ مؤلفہ نے بھی زیر نظر میں اسی بات کو تحریر کیا ہے،(31) جبکہ امہات کتبِ سیرت سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ ﷺ کا ننھیال مکہ میں ہی تھا کیونکہ بی بی آمنہ قریش کی ایک شاخ بنو زہرہ سے تعلق رکھتی تھیں اور یہ قبیلہ مکہ میں ہی رہائش پذیر تھا۔ دراصل مدینہ میں آپ ﷺ کے والد کے ننھیال رہتے تھے۔(32)

مقدمہ میں ذکر کردہ بات کی عدم پابندی

کتاب کے مقدمہ میں فاضلہ مؤلفہ نے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ ہم پوری کوشش کریں گے کہ انبیاء کرام، ملائکہ عظام، عشرہ مبشرہ اور اہل بیتِ نبوی کے خاکہ جات سے گریز کیا جائے۔(33)

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس شرط کی پابندی نہیں کی جاسکی کیونکہ اس کتاب کی جلد دوم، صفحہ 19 پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خاکہ بنایا گیا ہے جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا شمار اہل بیت میں ہوتا ہے۔(34)

تاریخی ترتیب میں خلل

کریمان حمزہ نے اپنی اس کتاب کو تاریخی ترتیب کے مطابق مرتب کیا ہے۔ لیکن بسا اوقات وہ تاریخی ترتیب سے ہٹ کر معلومات کا اندراج بھی کر دیتی ہیں۔ جیسا کہ مؤلفہ نے سابقین اولین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت میں آنے کا تذکرہ کیا ہے جو دراصل آغازِ نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے۔(35)

ہجرتِ حبشہ کے ضمن میں مؤلفہ نے نجاشی کے قبولِ اسلام اور ان کی وفات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ جبکہ یہ سات ہجری کا واقعہ ہے۔(36) یہ اسلوب اگرچہ قاری کے لیے پر از معلومات ہے، لیکن مطالعہ سیرت کی روانی میں مخل ثابت ہوتا ہے۔

پروف خوانی میں کوتاہی

اس کتاب میں جلیل القدر صحابی کا نام "حکیم بن خزام" لکھا گیا ہے اور بار بار لکھا گیا ہے۔(37) محقق نے اس حوالہ سے کتب سیرت وتراجم اور حدیث وعلوم حدیث کو دیکھا ہے لیکن کہیں پر بھی "حکیم بن خزام" نہیں ملا۔ سب کتب میں "حکیم بن حزام" ہی لکھا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کمپوزنگ کی غلطی ہے جسے پروف خوانی کے دوران درست نہیں کیا گیا۔

کمزور احادیث مبارکہ

فاضلہ مؤلفہ نے کتاب میں بعض مقامات پر احادیث بھی درج کی ہیں، لیکن ان کی صحت وضعف کا خیال نہیں رکھا۔ مثال کے طور پر ایک حدیث نقل کی ہے:«توددوا إلى فقراء أمتي، فإن لهم الدولة يوم القيامة» (38)

مذکورہ الفاظ کے ساتھ یہ روایت ذخیرۂ حدیث میں کہیں نہیں ملی۔ ابو نعیم نے حلیہ الاولیاء میں بایں الفاظ یہ روایت نقل کی ہے:«اطْلُبُوا الْأَيَادِي عِنْدَ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ لَهُمْ دَوْلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ» (39) امام زین الدین عراقی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔(40) اسی طرح ایک حدیث قدسی لکھی ہے: «المال مالي، والفقراء عيالي، والأغنياء وكلائي، فمن بخل بمالي على عيالي أذقته وبالي ولا أبالي» (41) ذخیرۂ حدیث میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ کتاب کا یہ پہلو اس کی افادیت میں کمی کا باعث بن رہا ہے۔

الغرض کمال تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لائق ہے۔ اس لیے کتاب میں در آنے والی یہ خامیاں اس بات کو ظاہر کر رہی ہیں کہ یہ کتاب بھی انسان کی ہی لکھی ہوئی ہے جس سے غلطی اور کوتاہی سرزد ہوتی رہتی ہے اور یہی انسان کی پہچان ہے۔ اس سے

کسی کا مرتبہ کم نہیں ہوتا۔

نتائج تحقیق وسفارشات

1. کریمان حمزہ کی سیرت نگاری کا انداز کافی حد تک تجزیاتی ہے۔
2. فاضلہ مؤلفہ نے بچوں کی سہولت کے لیے ہر ممکن حد تک سہل اور آسان زبان استعمال کی ہے۔
3. کریمان حمزہ نے سیرت النبی کے مختلف مراحل کو الگ الگ بیان کیا ہے تاکہ فہم سیرت میں آسانی ہو۔
4. تصاویر کا استعمال واقعاتِ سیرت کے فہم میں انتہائی ممد ومعاون ثابت ہو سکتا ہے۔
5. یہ کتاب اس قابل ہے کہ اردو دان طبقہ کے لیے اس کا اردو میں ترجمہ کیا جائے۔
6. ادبِ اطفال کے حوالے سے سیرت نگاری کے میدان میں قدم رکھنے والے حضرات وخواتین کے لیے یہ کتاب مینارہ نور ثابت ہو سکتی ہے۔
7. فاضلہ مؤلفہ نے قدیم روایات کو مدنظر رکھنے کے ساتھ ساتھ جدید دور کے تقاضوں کو ملحوظ رکھا ہے اور سیرت سے عصری رہنمائی فراہم کی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

(1) مؤلفہ کے حالات درج ذیل ویب سائٹس اور آپ کی خودنوشت سوانح حیات ''للہ یا زمری'' سے لیے گئے ہیں:

http://midad.com/article/203912 accessed: 20 Jan 2020, 16:00.
https://www.maspero.eg/wps/portal/home/radio-and-tv-magazine/talks/details/136a539e-8409-4381-aabd-b6701709656e accessed: 20 Jan 2020, 16:00.
https://www.aljarida.com/articles/1461882518655639400 accessed: 20 Jan 2020, 16:00.

(2) https://www.iscaninfo.com/article/14985317/The-death-of-Kariman-Hamza--the-first-veiled-broadcaster-on-Egyptian-television accessed: 04 May 2024, 20:30.

(3) https://www.almatareed.org/vb/showthread.php?t=3090#ixzz6pME140pN accessed: 20 Jan 2020, 16:00.

(4) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، (القاهرة، دار الشروق، الطبعة الأولى: 1416ھ1995م)، 1: 8–9.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* (al-Qāhira, dār al-Shurūq, 1995 AB), 1: 8 – 9.

(5) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 1: 9.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 1:9.

(6) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 4: 63.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 4:63.

(7) غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، **محاضراتِ سیرت**، (لاہور: الفیصل ناشران، 2009ء)، 202.

Ghāzī, Mahmūd Ahmad, Dr, *Muhazirāt Sīrat,* (Lahore: Al-Faīsal Publishers, 2009 AD), 202.

(8) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 1:12.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 1:12.

(9) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 2:12–14.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 2:12-14.

(10) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 2:100.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 2:100.

(11) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 2:96.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 2:96.

(12) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 1:30–33.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 1:30-33.

(13) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 1:64–66.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 1:64-66.

(14) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 2:6.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 2:6.

(15) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 1:38–39.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 1:38-39.

(16) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 2:8.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 2:8.

(17) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 2:73.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 2:73.

(18) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 2:106.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 2:106.

(19) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 4:59.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 4:59.

(20) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 4:64.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 4:64.

(21) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 4:91.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq,* 4:91.

(22) کریمان حمزة. **سید الخلق ﷺ**. 2:74.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq*, 2:74.

(23) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 2:101.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq*, 2:101.

(24) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 1:41.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq*, 1:41.

(25) المقريزي، أحمد بن علي، **إمتاع الأسماع**، (بيروت: دار الكتب العلمية، 1999 م)، 1: 9.

Al-Miqrīzī, Ahmad bin Alī, *Imtāū al-Asmā*, (Bīrūt: Dār al-Kūtūb al-Ilmīya, 1999 AD), 1:9.

(26) الشامي، محمد بن يوسف الصالحي، **سبل الهدى والرشاد**، (بيروت: دار الكتب العلمية، 1993 م)، 1: 375.

Al-Miqrīzī, Ahmad bin Alī, *Imtāū al-Asmā*, (Bīrūt: Dār al-Kūtūb al-Ilmīya, 1993 AD), 1:375.

(27) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 2:41.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq*, 2:41.

(28) محب الدين الطبري، أحمد بن عبد الله، **ذخائر العقبى في مناقب ذوى القربى**، (القاهرة: مكتبة القدسي، 1356 هـ)، 164.

Mūhib al-Dīn al-Tabrī, Ahmad bin Abdūllāh, Zakhāīr al-ūqbā fī Manāqib Zawī al-Qūrbā, (Cairo: Maktaba al-Qūdsī, 1356 AH), 164.

(29) ابن كثير، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير، **السيرة النبوية**، الناشر: (بيروت: دار المعرفة، 1976 م)، 4: 610.

Ibn Kathīr, Abū al-Fidā Ismāīl bin ūmar bin Kathīr, *al-Sīrā al-Nabwīyā*, (Bīrūt: Dār al-Mārifā, 1976 AD), 4:610.

(30) القسطلاني، أحمد بن محمد، المواهب اللدنية، (القاهرة: المكتبة التوفيقية)، 1: 480.

Al-Qastalānī, Ahmad bin Mūhammad, *al-Mawāhib al-Laduniyā*, (Cairo, al-Maktabā al-Tofīqīyā), 1:480.

(31) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 1:62.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq*, 1:62.

(32) ابن هشام، عبد الملك، **السيرة النبوية**، (مصر: مكتبة مصطفى البابي، 1955 م)، 1: 168.

Ibn Hishām, Abd al-Malik, *al-Sīrā al-Nabwīyā*, (Egypt, Maktabā Mustafā al-Bābī, 1955 AD), 1:168.

(33) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 1:9.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq*, 1:9.

(34) الترمذي، محمد بن عيسى، **سنن الترمذي**، (مصر: مكتبة مصطفى البابي، 1975 م)، 5: 351.

Al-Timizī, Mūhammad bin īsā, *Sunan Al-Timizī,* (Egypt, Maktabā Mustafā al-Bābī, 1975 AD), 5:351.

(35) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 2:16.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq*, 2:16.

(36) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 2:72–74.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq*, 2:72-74.

(37) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 2:22

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq*, 2:22.

(38) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 2:46

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq*, 2:46.

(39) أبو نعيم، أحمد بن عبد الله الأصبهاني، **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**، (مصر: السعادة، 1974م)، 8: 297.

Abū Naīm, Ahmad bin Abdūllāh al-Asbahānī, Hilyā al-Oūlīyā wa Tabqāt al-Asfīyā, (Egypt: al-Saādā, 1974 AD), 8:297.

(40) العراقي، عبد الرحيم بن الحسين، **المغني عن حمل الأسفار**، (بيروت: دار ابن حزم، 2005م)، 1549

Al-īrāqī, Abd al-Rahīm bin al-Husaīn, *al-Mughnī an Haml al-Asfār,* (Bīrūt: Dar Ibn Hazam, 2005 AD), 1549.

(41) كريمان حمزة، **سيد الخلق ﷺ**، 2:48.

Karīmān Hamza, *Sayyad al-Khalq*, 2:48.